مِنحةُ الباری

شرح

صحیحُ البخاری

از افادات

شیخ الاسلام محدث زماں

حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

جمع وترتیب اضافہ وتخریج

تلمیذ رشید محمد رمضان السلفی حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

مکتبہ قدوسیہ

maktabaquddusia.com

منحة الباري

شرح

صحيح البخاري

از افادات

شیخ الاسلام محدث زماں

حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

جمع وترتیب اضافہ وتخریج

تلمیذ الشیخ محمد رمضان السلفی حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

جلد ہشتم

مکتبہ قدوسیہ

maktabaquddusia.com

فہرست

كتاب أحاديث الأنبياء............ ۷
نظریۂ ارتقاء کے حاملین کی تردید............ ۹
فلم یزل الخلق ینقص حدیث کی تشریح............ ۱۱
لولا بنو إسرائيل لم يخنز اللّحم سے کیا مراد ہے............ ۱۵
باب: الأرواحُ جنودٌ مجنّدة............ ۱۹
حضرت نوح علیہ السلام کا ذکرِ خیر............ ۲۳
قومِ ثمود کا ذکر............ ۳۵
باب: قصّة یاجوج و ماجُوج............ ۳۷
فأقول کما قال العبد الصالح............ ۴۴
حدیث "ثلاث کذبات" کی وضاحت............ ۵۱
حدیث "فأخبرتُه إنّك أختي" کی وضاحت............ ۵۳
انسان کے جبڑوں کے اوپر، نیچے، دائیں، بائیں متحرک ہونے میں حکمت............ ۶۳
بنو اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم کیوں دیا گیا............ ۱۰۰
حدیث "احتجّ آدم و موسیٰ" کی وضاحت............ ۱۰۲
حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکرِ خیر............ ۱۰۴
حضرت یونس علیہ السلام کا ذکرِ خیر............ ۱۰۵
آیت کریمہ: خصمان بغی بعضنا علی بعض کی تفسیر............ ۱۱۴

maktabaquddusia.com

حضرت سلیمان علیہ السلام کا "لأطوفنَّ اللَّیلَۃَ" کہنا........................ ۱۱۹

قولہ تعالیٰ "لا تغلُوا فِی دینکم" کی تشریح و تفصیل........................ ۱۲۶

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی زرّیں بات........................ ۱۲۷

وجودیئے کے ساتھ محدث گوندلوی رحمہ اللہ کی گفتگو........................ ۱۲۹

مسئلہ تثلیث اور اقانیم ثلاثہ........................ ۱۳۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کا مسئلہ........................ ۱۴۱

اصحاب کہف کا ذکرِ خیر........................ ۱۵۲

غار والوں کا واقعہ........................ ۱۵۳

کتاب المناقب........................ ۱۶۸

باب خاتم النبیین........................ ۱۹۳

باب خاتم النبوۃ........................ ۱۹۶

باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم........................ ۱۹۷

باب علامات النبوۃ فی الاسلام........................ ۲۰۹

مرزا قادیانی کی گپیں........................ ۲۱۱

خوارج کے کفر و اسلام کا مسئلہ........................ ۲۳۵

قولہ تعالیٰ "یعرفونہ کما یعرفون أبناءھم" کی وضاحت........................ ۲۵۱

آپ کے اشارے سے چاند کے پھٹ جانے کا معجزہ........................ ۲۵۴

باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم........................ ۲۶۲

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب........................ ۲۶۶

شرح بخاری

maktabaquddusia.com

٦٠- كِتَابُ أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ

کتاب: انبیاء علیہم السلام کے بیان میں

انبیاء جمع ہے نبی کی، بعض علماء کے نزدیک یہ "نبا" سے مشتق ہے، جس کا معنیٰ خبر دینا ہے چونکہ نبی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبریں دینے والا ہوتا ہے، اس لیے اسے نبی کہتے ہیں، بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ "نبوۃ" سے مشتق ہے جو بلندی کے معنیٰ میں ہے، چونکہ نبی کا مقام و مرتبہ بھی بہت بلند اور اونچا ہوتا ہے اس لیے اسے نبی کہا جاتا ہے، بعض نے یہاں ایک نکتہ بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر نبی کا لفظ تب استعمال ہوا ہے جبکہ آپ مدینہ منورہ آئے اور آپ کو اسلامی حکومت حاصل ہوگئی، ورنہ مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے آپ کے لیے رسول کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے، اور یہ اس لیے کہ مدینہ میں آپ کو اسلامی حکومت حاصل ہونے سے آپ کا مقام اونچا اور بلند ہوگیا۔

انبیاء کرام کی تعداد کے بارہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے جسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے کہ انبیاء کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے، اور ان میں سے تین سو، تیرہ رسول ہوئے ہیں، جیسا کہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے[1]۔

١- باب خلق آدم وذريته

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى {وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً} [البقرة: ٣٠]

باب: اللہ تعالیٰ کا سورۃ بقرہ میں یہ فرمانا، اے رسول! وہ وقت یاد کر جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک (قوم کو) جانشین بنانے والا ہوں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ} [الطارق: ٤]: «إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ»، {فِي كَبَدٍ} [البلد: ٤]: فِي شِدَّةِ خَلْقٍ. «وَرِيَاشًا»: الْمَالُ « وَقَالَ غَيْرُهُ: الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ، {مَا تُمْنُونَ} [الواقعة: ٥٨]: النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ « وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ} [الطارق: ٨]: «النُّطْفَةُ فِي الإِحْلِيلِ، كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، السَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالوَتْرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ»، {فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ} [التين: ٤]: «فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ»، {أَسْفَلَ سَافِلِينَ} [التين: ٥]: «إِلَّا مَنْ آمَنَ»، {خُسْرٍ} [النساء: ١١٩]: «ضَلَالٍ، ثُمَّ اسْتَثْنَى إِلَّا مَنْ آمَنَ». {لَازِبٍ} [الصافات: ١١]: «لَازِمٌ»، {نُنْشِئَكُمْ} [الواقعة: ٦١]: «فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ»، {نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ} [البقرة: ٣٠]: «نُعَظِّمُكَ» وَقَالَ أَبُو العَالِيَةِ {فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ} [البقرة: ٣٧]: فَهُوَ قَوْلُهُ: {رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا} [الأعراف: ٢٣]. {فَأَزَلَّهُمَا} [البقرة: ٣٦]: «فَاسْتَزَلَّهُمَا»

---

[1] فتح الباری ج ٦ ص ٣٦١۔

maktabaquddusia.com

وَ {يَتَسَنَّهُ} [البقرة: ٢٥٩]: «يَتَغَيَّرُ»، {آسِنٌ} [محمد: ١٥]: «مُتَغَيِّرٌ، وَالمَسْنُونُ المُتَغَيِّرُ»، {حَمَإٍ} [الحجر: ٢٦]: «جَمْعُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ المُتَغَيِّرُ»، {يَخْصِفَانِ} [الأعراف: ٢٢]: «أَخْذُ الخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ»، {سَوْآتُهُمَا} [طه:١٢١]: «كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا»، {وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ} [البقرة: ٣٦]: «هَا هُنَا إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، الحِينُ عِنْدَ العَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لاَ يُحْصَى عَدَدُهُ» {قَبِيلُهُ} [الأعراف: ٢٧]: «جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ».

صَلْصَالٍ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملی ہوئی ہو اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے پختہ مٹی بجتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے معنی ہیں خمیر کی ہوئی بدبودار مٹی۔ اصل میں یہ لفظ صل سے ماخوذ ہے، جیسے صرصر، صر سے بنا ہے۔ کہا جاتا ہے: صر الباب و صرصر عند الاغلاق دروازے نے بند ہوتے وقت آواز دی یعنی صل اور صلصل ہم معنی ہیں جیسا کہ کبکبته اور کببته کے ایک معنی ہیں، یعنی میں نے اسے اوندھا کر دیا فَمَرَّتْ بِهِ کے معنی ہیں: چلتی پھرتی رہی اور حمل کی مدت پوری کی، نیز ان لَا تَسْجُدَ کا معنیٰ أن تسجد ہے۔ یعنی تجھے آدم کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا؟ (لا کا لفظ یہاں زائد ہے) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں لما 'الا' کے معنی میں ہے، یعنی کوئی جان نہیں مگر اس پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے۔ فِي كَبَدٍ اس کے معنی ہیں: شدت خلق۔ ریاشا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس کے معنی مال کے ہیں۔ دوسروں نے کہا ہے: ریاش اور ریش کے ایک ہی معنی ہیں۔ یعنی ظاہری لباس مَّا تُمْنُونَ اس کے معنی ہیں: وہ نطفہ جو تم (جماع کرکے) عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو۔ عَلَىٰ رَجْعِهِۦ لَقَادِرٌ مجاہد نے کہا: اللہ تعالیٰ نطفے کو آلہ تناسل میں واپس کرنے پر قادر ہے۔ (دوسرے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔ وَٱلشَّفْعِ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے جیسا کہ آسمان جوڑا ہے زمین کے لیے اور وَٱلْوَتْرِ وتر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اس سے مراد اچھی خلقت ہے أَسْفَلَ سَٰفِلِينَ پھر انسان کو ہم نے پست سے پست تر بنادیا، یعنی دوزخ میں دھکیل دیا مگر جو ایمان لایا۔ خُسْرٍ تمام انسان خسارے میں ہیں، پھر ایمان والوں کو مستثنیٰ کیا لَّازِبٍ چمٹی ہوئی لیس دار مٹی نُنشِئَكُمْ جونسی صورت میں ہم چاہیں تم کو بنادیں نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ ہم تیری تعظیم اور بڑائی بجالاتے ہیں۔

ابو العالیہ نے کہا: فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے، وہ کلمات یہ ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا' فَأَزَلَّهُمَا کے معنی ہیں: اسْتَزَلَّهُمَا یعنی انھیں پھسلا دیا لَمْ يَتَسَنَّهْ وہ بدبودار نہیں ہوا۔ آسِنٍ اس کے معنی تغیر ہیں۔ مَّسْنُونٍ بدبودار مٹی حَمَإٍ یہ حماۃ کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں متغیر مٹی يَخْصِفَانِ وہ چپکانے لگے مِن وَرَقِ ٱلْجَنَّةِ دونوں نے جنت کے پتوں کو جوڑنا شروع کر دیا اور ایک

پر دوسرا رکھ کر اپنا ستر چھپانے لگے۔ سَوْءَتُهُمَا یہ شرمگاہ سے کنایہ ہے وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ حِينٍ سے مرد یہاں قیامت تک ہے اور عرب لوگ لفظ حِینٍ کو ایک گھڑی اور لمحے سے لے کر بے انتہا مدت تک استعمال کرتے ہیں۔ وَقَبِیلُهُ سے مراد اس کی جماعت ہے جس میں وہ خود شامل ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آتا ہے، کہ ان کی پیدائش کے لیے زمین سے مٹی لی گئی، اس مٹی میں پانی ڈالا گیا، جب وہ مٹی متغیر ہوگئی اور ترک گئی تو اس سے آدم علیہ السلام کی صورت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنائی اور اس میں روح پھونک دی، مٹی میں بہت سی خصلتیں ہیں، انسان کے گیارہ اجزاء ہیں وہ سب مٹی میں موجود ہیں، مشہور یہ بات ہے کہ انسان چار عناصر سے بنا ہے، لیکن اب یہ بات لغو ہوگئی ہے، نوے ۹۰ سے زائد عناصر ثابت ہوگئے ہیں جن میں سے انسان کے گیارہ عناصر کام دیتے ہیں، انسان میں سونا، چاندی اور تانبا، آکسیجن اور کاربن ہوتی ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے۔

نظریہ ارتقاء والوں کی بات بالکل بے ہودہ اور لغو ہے جو کہتے ہیں کہ انسان اصل میں جانوروں سے ترقی کرتے ہوئے یہاں تک پہنچا ہے، اور ترقی کرتے کرتے انسان بن گیا ہے، اگر ایسا ہوتا تو ہزاروں سال بیت گئے ہیں، چاہیے تھا کہ انسان ترقی کرتے ہوئے کوئی اور مخلوق بن جاتا، اور ہزاروں سالوں میں کوئی حیوان، انسان کے قریب پہنچ جاتا، لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے، کیا اب ان کی ترقی رک گئی ہے؟ لہٰذا ان کی یہ بات لغو ہے[1]۔

---

(1) نظریہ ارتقاء اصل میں ڈارون جیسے اللہ تعالیٰ کے منکروں کا گھڑا ہوا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر تھے وہ ایسی ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے ہیں کہ اربوں سال پہلے سمندر کی کائی میں ایک جرثومہ حیات پیدا ہوا تھا جو پھٹ کر دو حصوں میں بٹ گیا، ایک نر تھا دوسرا مادہ، ان کے ملاپ سے حیات کی ابتداء ہوئی ہے، اور اربوں سالوں میں جانوروں میں ترقی ہوتے ہوئے اور کانٹ چھانٹ ہوتے ہوتے انسان وجود میں آیا ہے، اب ظاہر ہے کہ ایسی بات اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے نہیں کر سکتے، یہ بے ایمانوں کی ہی بات ہو سکتی ہے، اور کئی سر پھرے لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ان کفار کے نظریہ کی حمایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ انسان ترقی کرتے ہوئے بن مانس سے انسان کی منزل تک پہنچا ہے، لیکن بن مانس اور انسان میں فرق زیادہ ہے ان دو کے درمیان ایک اور کڑی ہے جو مل نہیں رہی، جب کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ویقین رکھنے والوں کے ہاں یہ سب باتیں منکرین کی ہفوات اور بے ہودہ باتیں ہیں، ہر مخلوق کا خالق اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے، اور جانوروں کی تمام قسموں کی پیدائش کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے کلمہ «کن» سے ہوئی ہے، انسانوں کی تخلیق بھی اللہ تعالیٰ نے ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے کی ہے وہ سب سے پہلے انسان تھے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بنایا، اور ان سے آگے تمام انسانوں کا سلسلہ پھیلایا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں اور وجود باری تعالیٰ کے ماننے والوں کے ہاں انسانی تخلیق کو جاننے میں کوئی دشواری نہیں ہے، یہ دشواری ان لوگوں کو لاحق ہوتی ہے جو اپنے اور کائنات کے خالق سبحانہ وتعالیٰ کے منکر ہیں اور جو بندروں اور خنزیروں کو انسان کا جد اعلیٰ سمجھتے ہیں، اور جو اندھیرے میں تیر اندازی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اربوں سال میں ترقی ہوتے ہوئے اور کانٹ چھانٹ ہوتے ہوئے حیوانات سے انسان وجود میں آیا ہے، اہل اسلام کے ہاں انسان کا جد اعلیٰ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام ہیں، اسی بات کو ثابت کرنے کے لیے امام بخاری «باب خلق آدم وذریتہ» لائے ہیں۔

maktabah.org